پاکستان میں ثانوی سطح (نویں کلاس) کے اسلامیات لازمی کے نصاب کی ساخت اور مواد کا تحقیقی وتنقیدی جائزہ

A Research and Critical Review of the Structure and Content of The Compulsory Islamic Studies (9th Class) Curriculum at Secondary Level in Pakistan

Muhammad Farooq Siddique
PhD Scholar, Department of Islamic Studies,
The Imperial College of Business Studies, Lahore
Email: farooq@superior.edu.pk
Dr M. Imran Anwer
Assistant Professor, The Imperial College of Business Studies, Lahore

Abstract
This analytical and critical study examines the Islamic Studies (Compulsory) curriculum at the secondary level in Pakistan, with particular focus on its content structure, thematic balance, and relevance to contemporary challenges. The primary objective of the research is to evaluate whether the existing curriculum effectively integrates Qur'anic teachings, Prophetic traditions, beliefs (Aqidah), acts of worship (ʿIbādāt), moral values, and social ethics in a manner that addresses the intellectual, psychological, and practical needs of modern learners. The study critically analyses various components of the curriculum, including Qur'an and Hadith selections, Seerah of the Prophet ﷺ, ethical training, social conduct, and Islamic civilization, while also assessing the pedagogical approach adopted in presenting these themes. Although the curriculum successfully covers foundational religious concepts, the research reveals significant gaps in addressing contemporary issues such as social media influence, technological advancements, globalization, identity crisis among youth, mental health challenges (including stress and depression), and emerging moral dilemmas faced by students today. Furthermore, the study identifies a notable lack of rational (Aqil) and scientific arguments within the curriculum, resulting in a weak linkage between Islam and modern knowledge. The absence of analytical reasoning and scientific discourse limits students' ability to critically engage with modern ideological challenges and weakens their intellectual confidence in applying Islamic teachings to real-life situations. The research concludes that the inclusion of rational reasoning, scientific perspectives, and contemporary socio-

psychological issues, grounded in Qur'anic principles and Prophetic guidance, would significantly enhance the curriculum's effectiveness. Such integration would transform Islamic Studies from a predominantly theoretical subject into a dynamic framework for character development, intellectual maturity, and practical life guidance, enabling students to navigate modern challenges with confidence and clarity.

Keywords: Islamic Studies Curriculum, 9Th Class, Moral and Character Development, Secondary level, Pakistani Society

پاکستان کے تہذیبی و سماجی پس منظر میں دینی تعلیم کی اہمیت صرف مذہبی نہیں بلکہ نظریاتی، آئینی، اخلاقی، سماجی اور قومی وحدت کے تقاضوں سے جڑی ہوئی ہے۔ پاکستان کا قیام اسلام کی فکری بنیاد پر ہوا، لہذا نئی نسل کو اسلامی آئیڈیلز سے جوڑنا نصابی ڈھانچے کا بنیادی تقاضا ہے۔ ثانوی سطح کا طالب علم اپنی قومی شناخت کے بارے میں شعور حاصل کرنے کے مرحلے میں ہوتا ہے۔ اسلامیات کا نصاب اسے یہ سمجھنے میں مدد دیتا ہے کہ پاکستان کا قیام کس نظریے پر ہوا اور اس نظریے کے بنیادی اصول کیا ہیں۔

- اسلامی اخوت
- عدل و مساوات
- معاشرتی خدمت
- مشترکہ تہذیبی روایت

یہ وہ اصول ہیں جو قوم کو جوڑتے ہیں اور نسل کو نظریاتی استحکام دیتے ہیں۔ پاکستان میں نوجوان آبادی کا تناسب 60٪ سے زیادہ ہے۔ اس بڑے ڈیموگرافک حصے کی فکری اور اخلاقی تربیت قومی سلامتی اور سماجی بقاء کے لیے انتہائی ضروری ہے۔

اسلامیات کا نصاب:

پاکستان کی آبادی میں نوجوانوں کا تناسب غیر معمولی طور پر زیادہ ہے، جہاں مختلف سرکاری و بین الاقوامی رپورٹس کے مطابق کل آبادی کا ساٹھ فیصد سے زائد حصہ تیس برس سے کم عمر افراد پر مشتمل ہے، جو ملک کے سماجی ڈھانچے، فکری سمت اور قومی سلامتی پر گہرے اثرات مرتب کرتا ہے۔ اس وسیع ڈیموگرافک حصے کی فکری اور اخلاقی تربیت اس لیے ناگزیر ہے کہ نوجوانی کا دور جذباتی شدت، شناختی بحران اور سماجی اثر پذیری کا زمانہ ہوتا ہے، جس میں درست رہنمائی نہ ملنے کی صورت میں اخلاقی انحراف اور سماجی بے راہ روی کے امکانات بڑھ جاتے ہیں۔ اس تناظر میں اسلامیات کا نصاب نوجوانوں میں اخلاقی اصولوں کی پاسداری، کردار سازی، برداشت، احترام

انسانیت، ذمہ داری اور دیانت داری جیسے بنیادی اقدار کو فروغ دیتا ہے، جو فرد کی داخلی اصلاح کے ساتھ ساتھ سماجی ہم آہنگی اور اجتماعی استحکام کا ذریعہ بنتی ہیں۔ قرآنِ مجید نے تعلیم کے ذریعے تزکیۂ نفس اور اخلاقی تطہیر کو بعثتِ نبوی ﷺ کا بنیادی مقصد قرار دیا ہے۔ جبکہ اسلامی مفکرین کے نزدیک ایسا علم جو کردار اور عمل میں منتقل نہ ہو، سماج کے لیے مفید نہیں ہو سکتا۔ یوں اسلامیات کی تعلیم نوجوانوں کو جذباتی، اخلاقی اور سماجی بے سمتی سے محفوظ رکھ کر انہیں ایک ذمہ دار اور متوازن شہری بنانے میں مؤثر کردار ادا کرتی ہے، جو بالآخر معاشرتی بقاء اور قومی سلامتی کے استحکام کا باعث بنتی ہے۔

تعارف

پاکستان میں ثانوی سطح کے نصابِ اسلامیات کی تشکیل، طلبہ کی فکری، اخلاقی اور مذہبی تربیت میں نہایت بنیادی کردار ادا کرتی ہے۔ خصوصاً نویں جماعت کے اسلامیات لازمی کے نصاب کو اس حوالے سے مرکزی حیثیت حاصل ہے، کیونکہ یہی مرحلہ طالبِ علم کی نظریاتی شناخت، فکری پختگی اور مذہبی شعور کی بنیادیں مضبوط کرتا ہے۔ نصابِ اسلامیات نہ صرف معلوماتی مواد فراہم کرتا ہے بلکہ اس کا اصل مقصد ایسی نسل کی تیاری ہے جو قرآن و سنت کے مطابق سوچنے، سمجھنے اور عمل کرنے کی صلاحیت رکھتی ہو۔ اس لیے اس نصاب کی ساخت (Structure) اور مواد (Content) کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ نہایت اہمیت رکھتا ہے۔ نصابِ اسلامیات کی تیاری میں جن اصولوں کو ملحوظ رکھا جاتا ہے، اُن میں اسلامی مصادر کی اصالت، اخلاقی تربیت، سیرتِ نبوی کے عملی نمونے، عقائد و عبادات کی وضاحت، اور معاشرتی ذمہ داریوں کا تعین شامل ہے۔ پاکستان میں تیار کردہ موجودہ نصاب (SNC – Single National Curriculum) نے ایک متحد، متوازن اور ہمہ جہتی نظام فراہم کرنے کی کوشش کی ہے، جو نہ صرف دینی علوم کی بنیادیں استوار کرتا ہے بلکہ جدید معاشرتی تقاضوں کے ساتھ بھی ہم آہنگ دکھائی دیتا ہے[1] یہاں نویں جماعت کے پورے نصاب کی تنظیم و ساخت کا تفصیلی جائزہ پیش کیا جائے گا، جس میں نصاب کی تقسیم، ابواب کا باہمی ربط، موضوعات کی ترتیب، اور تدریسی مقاصد کا تحقیقی تجزیہ شامل ہے۔

نصاب کی ساخت (Curriculum Structure)

نویں جماعت کا اسلامیات لازمی کا نصاب سات بنیادی ابواب پر مشتمل ہے، جو دینی تعلیم کے تمام بنیادی پہلوؤں—قرآن و حدیث، عقیدہ و عبادات، سیرت، اخلاق، معاشرتی شعور، مشاہیر اسلام، اور عصرِ حاضر کے تقاضوں—کو مربوط شکل میں پیش کرتا ہے۔ یہ ساخت نصاب سازی کے علمی اصولوں کے مطابق ایسی ترتیب قائم کرتی ہے جس سے طالبِ علم کی دینی تربیت تدریجاً (gradually) مکمل ہوتی ہے۔

باب اول: قرآن مجید اور حدیث نبوی ﷺ

یہ باب نصاب کی فکری بنیاد فراہم کرتا ہے۔ اس میں تین بنیادی عنوانات شامل ہیں:

1. قرآن مجید کی تدوین و حفاظت
2. حدیث کی حفاظت اور تدوینی مراحل
3. احادیثِ نبوی کے موضوعات

یہ مضامین طلبہ کو اسلامی مصادر کے بنیادی تصور، دین کے محفوظ ہونے کے تاریخی پہلو اور حدیثی روایت کے علمی منہج سے روشناس کراتے ہیں۔[2]

باب دوم: ایمانیات و عبادات

یہ باب اسلامی تعلیمات کے دو اہم ترین عملی و اعتقادی حصوں پر مشتمل ہے:

- ایمان باللہ، ایمان بالرسل، ایمان بالملائکہ، کتبِ سماویہ اور آخرت
- عبادات: نماز، روزہ، زکوۃ، حج اور قربانی

اس باب کی ترتیب ایسی رکھی گئی ہے کہ پہلے نظریاتی پہلو کو مضبوط کیا جائے، پھر عملی عبادات کے ذریعے اس ایمان کی تجسیم (practical manifestation) سامنے آئے۔[3]

باب سوم: سیرت النبی ﷺ

یہ باب رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ کے مختلف ادوار کا تعارف کرواتا ہے، جن میں مدنی دور، فتح مکہ، غزوہ تبوک، غزوہ حنین، حجۃ الوداع اور شخصی اوصاف — جیسے سخاوت، ایثار، صلہ رحمی، تربیتِ اولاد اور خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک — شامل ہیں۔ یہ باب طلبہ کی کردار سازی، اخلاقی رہنمائی اور عملی تربیت کے لیے نہایت اہم ہے۔

باب چہارم: اخلاق و آداب

یہ باب اسلامی اخلاقیات کی عملی شکلوں کو واضح کرتا ہے۔ مثبت اخلاق (شکر، قناعت، امانت، دیانت، اخلاص، تقویٰ) اور منفی اوصاف (تکبر، حسد، جھوٹ، بہتان، غیبت، جادو) کو متوازن انداز میں شامل کیا گیا ہے۔ یہ حصہ نصاب کی Character Education پالیسی کی بہترین عکاسی کرتا ہے۔

باب پنجم: حسنِ معاملات و معاشرت

اس باب میں معاشرتی نظم، سماجی اصول اور حقوق العباد کا جامع تعارف شامل ہے — قسم، گواہی، ہمسایوں کے حقوق، سود کی حرمت، اسلامی ریاست اور جہاد کے بنیادی اصول۔ یہ مواد طلبہ کو شہری کردار (Civic Responsibility) سے آگاہ کرتا ہے۔

باب ششم: مشاہیر اسلام اور ہدایت کے سرچشمے

یہ باب اہلِ بیتِ اطہار، صحابہ کرام، صوفیہ، محدثین اور مفکرین کے حالاتِ زندگی پر مشتمل ہے، جن سے طلبہ کو اسلامی تاریخ، شخصیت سازی اور علمی تسلسل کی سمجھ ملتی ہے۔

باب ہفتم: اسلامی تعلیمات اور عصرِ حاضر کے تقاضے

اس حصے میں خود اعتمادی، جسمانی و ذہنی صحت، منصوبہ بندی، اور اسلامی تہذیب کے امتیازات جیسے جدید تربیتی موضوعات شامل کیے گئے ہیں، جو نصاب کو contemporary relevance فراہم کرتے ہیں۔

3. ساختیاتی تجزیہ (Analytical Review of Structure)

مذکورہ ابواب سے واضح ہوتا ہے کہ نصاب کی ساخت:

- موضوعاتی تسلسل
- منطقی ترتیب
- تدریجی تربیت
- اخلاقی و عملی ہم آہنگی

کے اصولوں پر مرتب کی گئی ہے، جو جدید نصاب سازی کے بنیادی تقاضوں سے ہم آہنگ ہے

نصاب کی خاص خوبی یہ ہے کہ:

1. پہلے علمی بنیاد (Qur'an & Hadith)
2. پھر عقائد و عبادات
3. پھر سیرت و اخلاق
4. آخر میں معاشرت و عصر حاضر

اس ترتیب سے اسلامی تعلیم کا ایک مکمل تربیتی نظام تشکیل پاتا ہے۔

نصاب کی موضوعاتی تنظیم (Thematic Organization)

نصابِ اسلامیات کی افادیت صرف اس کے مواد پر منحصر نہیں بلکہ اس بات پر بھی ہے کہ مواد کو کس منظم ترتیب اور موضوعاتی ربط کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔ موضوعاتی تنظیم (Thematic Organization) وہ بنیادی اصول ہے جو پورے نصاب میں فکری تسلسل، تدریجی تربیت اور تدریسی سہولت پیدا کرتا ہے۔ نویں جماعت کے اسلامیات لازمی کے نصاب میں موضوعاتی تنظیم اس طرح قائم کی گئی ہے کہ طالب علم کو علومِ اسلام کے سرچشمے ← عقائد ← عملی عبادات ← سیرتِ نبوی ← اخلاق ← معاشرت ← عصرِ حاضر کی ضرورتوں تک ایک جامع فکری سفر طے کرایا جاسکے۔ یہ ترتیب بین الاقوامی نصاب سازی کے اُس اصول سے بھی ہم آہنگ ہے جسے "Foundational to Applied Learning" کہا جاتا ہے۔[4]

بنیادی موضوعات کی تنظیم (Core Themes Organization)

بنیادی ماخذات کا موضوع (Qur'an & Sunnah as Sources of Knowledge)

قرآن مجید اور حدیث کی تدوین، اسلامی علم کے بنیادی مآخذ کا تعارف کراتا ہے۔ نصاب کی ابتدا "Source-Based Study" سے کرنا جدید نصاب سازی میں ایک حکمت عملی (Strategic Entry Point) سمجھی جاتی ہے۔ یہ تنظیم طالب علم میں درج ذیل صلاحیتیں پیدا کرتی ہے:

- متنِ مقدس کی تاریخی حفاظت کا شعور
- دینی مصادر پر اعتماد
- اسلامی علم کے ارتقائی مراحل کی سمجھ

یہی موضوع آگے چل کر سیرت، اخلاق اور فقہی مسائل کو سمجھنے کی بنیاد فراہم کرتا ہے۔

اعتقادی و عملی موضوعات (Faith & Worship Themes)

دوسرا مرکزی موضوع "ایمانیات و عبادات" ہے، جو نصاب کا عقلی اور عملی ڈھانچہ تشکیل دیتا ہے۔ موضوعاتی تنظیم اس طرح مرتب کی گئی ہے کہ:

- پہلے عقائد (Beliefs)
- پھر عبادات (Practices)

یہ ترتیب بہت اہم ہے، کیونکہ عمل کی بنیاد عقیدہ ہے۔ نصاب میں ایمان باللہ، رسالت اور آخرت جیسے بنیادی عقائد کے فوراً بعد نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج جیسے اعمال کو شامل کرنا تربیت کا وہ اصول ہے جو قرآن کے اپنے اسلوبِ تربیت سے موافق ہے۔[5]

اس موضوعاتی تنظیم سے طلبہ میں:

- نظریاتی وضاحت
- عملی شعور
- مذہبی التزام

پیدا ہوتا ہے۔

سیرت النبی ﷺ: مرکزی تربیتی موضوع (Prophetic Biography as Transformative Theme)

نصاب کا تیسرا بڑا حصہ سیرت النبی ﷺ پر مشتمل ہے، جس کی موضوعاتی ترتیب نہایت عملی اور تربیتی نوعیت کی ہے۔ اس میں:

- مدنی دور
- غزوات
- صلح حدیبیہ
- حجۃ الوداع
- معاشرتی اور اخلاقی کردار

کو الگ الگ موضوعات کی صورت میں شامل کیا گیا ہے۔ سیرت کو عقائد و عبادات کے بعد رکھنا نصاب کی اس حکمت کو ظاہر کرتا ہے کہ طالب علم پہلے ایمان و عمل کی بنیاد سمجھے، پھر اُن کا نبی کریم ﷺ کی عملی زندگی میں نمونہ دیکھے۔ موضوعاتی لحاظ سے سیرت کا یہ مرحلہ طالب علم کے لیے Character Education کا بنیادی ستون ہے۔

اخلاقی موضوعات (Ethical Themes)

اخلاق و آداب کے موضوع کو سیرت کے بعد رکھنا موضوعاتی حکمت کی ایک بہترین مثال ہے۔ سیرت سے طالب علم اخلاق کا عملی نمونہ دیکھتا ہے، جبکہ اس باب میں:

- شکر
- قناعت
- امانت و دیانت

- اخلاص و تقویٰ
- تکبر، حسد، جھوٹ اور غیبت سے اجتناب

جیسے اخلاقی موضوعات واضح احکامی شکل میں بیان کیے گئے ہیں۔

یہ موضوعاتی ترتیب "Applied Morality" کے اصول سے مطابقت رکھتی ہے

معاشرتی و سماجی موضوعات(Social & Civic Themes)

باب پنجم "حسنِ معاملات و معاشرت" موضوعاتی لحاظ سے اسلامیات کے نصاب کا سماجی حصہ ہے۔ اس میں:

- حقوق العباد
- معاشرتی ربط
- گواہی، قسم
- ریاست اور ذمہ داریاں
- سود کی حرمت
- جہاد کے اصول

جیسے موضوعات شامل ہیں۔

یہ موضوعاتی ترتیب "Citizenship Education" کے عالمی معیارات سے مطابقت رکھتی ہے۔

تاریخی و شخصی موضوعات(Historical & Biographical Themes)

باب ششم میں صحابہ، اہل بیت، صوفیہ، علماء اور مفکرین کو شامل کیا گیا ہے۔ موضوعاتی ترتیب کی یہ حکمت اہم ہے: عقائد ← اعمال ← سیرت ← اخلاق ← معاشرت ← پھر نمونۂ انسانیہ تسلسل نصاب کی تربیتی جامعیت کو مکمل کرتا ہے۔ بین الاقوامی نصابوں میں Biographical Modules character development کی بنیادی حکمت عملی سمجھے جاتے ہیں۔[6]

عصری و جدید موضوعات (Contemporary Themes) : نصاب کا آخری باب "اسلامی تعلیمات اور عصر حاضر کے تقاضے" جدید تربیتی علوم کے مطابق ترتیب دیا گیا ہے۔ اس میں:

- خود اعتمادی
- خود انحصاری
- منصوبہ بندی

- اسلامی تہذیب کی خصوصیات
- ذہنی و جسمانی صحت

جیسے موضوعات شامل ہیں۔ یہ ترتیب جدید اسلامی پیڈاگوگی (Islamic Pedagogy) کے اس اصول سے مطابقت رکھتی ہے کہ تعلیم صرف ماضی کا تعارف نہیں بلکہ مستقبل کی تیاری بھی ہو۔

. موضوعاتی مطابقت (Internal Thematic Coherence)

نصاب کی موضوعاتی تنظیم کے تجزیے سے درج ذیل نکات واضح ہوتے ہیں۔ ابتدائی مذہبی بنیادیں ،ملی عبادات، اخلاق معاشرت عصری تربیت پورے نصاب میں فکری و تربیتی تسلسل (Progression) قائم ہے۔

1. تربیت کے تمام پہلو، عقلی (Cognitive) ، عملی (Practical) ، اخلاقی (Moral) ، اور روحانی (Spiritual) باہم مربوط ہیں۔
2. سیرت النبی ﷺ کو مرکزی تربیتی مقام دیا گیا ہے، جو نصاب کی سب سے مضبوط خصوصیت ہے۔
3. Biographical Modules طالب علم کی شخصیت کو تاریخی شعور، فکری پختگی اور عملی نمونہ فراہم کرتے ہیں۔
4. Contemporary Themes نصاب کو جدید دور کے تقاضوں سے ہم آہنگ کرتے ہیں۔

یہ پورا نظام ایک مربوط دینی، اخلاقی اور سماجی تربیت کا ماڈل پیش کرتا ہے۔

مواد کا تحقیقی و تنقیدی جائزہ (Critical Evaluation of Content)

نویں جماعت کے اسلامیات لازمی کے نصاب کا مواد بظاہر متنوع، ہمہ جہتی اور اعتقادی، عملی، اخلاقی اور سماجی موضوعات پر مشتمل ہے۔ تاہم ایک تحقیقی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو مواد کا معیار، اس کی گہرائی، عملی افادیت، تدریسی مناسبت، اور جدید دور کے تقاضوں کے ساتھ اُس کی مطابقت کا سائنسی جائزہ ضروری ہے۔ مواد کا تنقیدی جائزہ کسی بھی نصاب کے حقیقی اثرات اور کمزوریوں کو نمایاں کرتا ہے جس سے Curriculum Reform کے امکانات واضح ہوتے ہیں

مواد کی علمی صحت (Authenticity of Content)

قرآن و حدیث مواد کی صحت

نصاب میں شامل قرآنی آیات اور احادیث کا انتخاب مجموعی طور پر درست، مربوط اور نصابی تقاضوں سے ہم آہنگ ہے۔ موضوعات کے حوالے سے منتخب آیات آسان ترجمہ فہمی کے قابل اور طلبہ کی عمروں کے مطابق ہیں۔ جیسے کہ "لفظ قرآن کے لغوی و اصطلاحی مفاہیم "[7] مزید معروف آیت کیساتھ اور آسان قابل تفہیم بنادیا مثلا " اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ "[8] بیشک ہم نے اس قرآن کو نازل کیا ہے اور بیشک ہم خود اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔

حدیث نبوی ﷺ کے منتخب مضامین بھی مختصر، جامع اور عملی زندگی سے تعلق رکھنے والے ہیں مثلا "حدیث کا معنی و مفہوم اور اقسام[9] " اس کو بہت آسان پیرائے میں سمجھایا گیا ہے لیکن اگر حدیث کی حجیت کے حوالے سے ایک سے زائد آیات ذکر کر دی جاتی تو بہتر تھا مثلا " مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ "[10] جس نے رسول کا حکم مانا بیشک اس نے اللہ کا حکم مانا اور جس نے منہ موڑا تو ہم نے تمہیں انہیں بچانے کے لئے نہیں بھیجا۔

یہ مواد:

- بنیادی دینی تصورات
- اخلاقی اصول

سیرتِ نبوی ﷺ کے عملی نمونے کے لیے ضروری بنیاد فراہم کرتا ہے۔

تدوین قرآن وحدیث کا مواد

اس حصے کی سب سے نمایاں خوبی یہ ہے کہ یہ طلبہ کو اسلامی علوم کی تاریخی اساس سے متعارف کراتا ہے۔
مثلا" قرآن مجید کا حفظ کرنا، کتابت اور ذرائع کتابت کو ذکر کیا گیا ہے[11] " تاہم تنقیدی طور پر دیکھا جائے تو:

- کچھ مقامات پر تاریخی تفصیل کو نہایت مختصر کر دیا گیا ہے۔ مثلا تدوین قرآن کے ادوار کو الگ الگ عنوانات کی صورت میں لکھنے سے اور بھی آسان و قابل تفہیم ہو جاتا مزید حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنہ کے دور خلافت میں مختلف قراءتوں اور لہجوں کا ذکر ملتا ہے مثلا " اس فن کو علم النغمات بھی کہتے ہیں یا علم المقامات بھی کہتے ہیں "[12]
- روایت و درایت کے اصولوں کا تعارف مزید بہتر کیا جا سکتا تھا۔ مثلا "20 احادیث نبوی ﷺ ذکر کی گئی اور 40 اسماء الحسنی ذکر کئے گئے ہیں 13 " ان تمام کا تعلق فقط روایت تک ہی تھا جبکہ اگر روایت کی درایت پر بھی چند سطور درج کر دی جاتی تو بہتر تھا یا کم از کم اسماء الحسنی کی فضلیت میں وارد ہونے والے کوئی روایت ہی ذکر کر دی جاتی مثلا" عَنْ اَبِي هُرَيْرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم قَالَ: إِنَّ لِلّٰهِ تِسْعَةً وَتِسْعِيْنَ

اسْمًا: مِائَةً إِلَّا وَاحِدًا، مَنْ اَحْصَاهَا دَخَلَ الْجَنَّةَ" 14 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے ننانوے (99) اسماء مبارکہ ہیں یعنی سو سے ایک کم۔ جس نے ان سب کو یاد رکھا وہ جنت میں داخل ہوا۔

- تدوین حدیث کے مراحل کو اگر ذکر کیا جاتا تو بہتر تھا لیکن یہ سرے سے ذکر ہی نہیں کئے گئے اس کا ایک جواب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ جماعت دہم کی اسلامیات میں مراحل کو ذکر کیا گیا ہے لیکن وہاں پر بھی عنوانات کے تحت مرحلہ وار ذکر نہی کیا گیا 15 تفصیل کے لئے دہم جماعت کی اسلامیات کو دیکھا جا سکتا ہے۔

یہ سادہ پن طلبہ کی سطح کے لحاظ سے فائدہ مند تو ہے، مگر تحقیقی شعور کی بنیاد کمزور رہ جاتی ہے

اعتقادی مواد کا تجزیہ

ایمانیات کے حصے میں:

ایمان باللہ:

ایمان باللہ سے مراد اس بات پر کامل یقین رکھنا ہے کہ اللہ تعالیٰ واحد، لاشریک، خالقِ کائنات اور تمام صفاتِ کمال کا مالک ہے۔ وہی عبادت کے لائق ہے اور اسی کے حکم سے کائنات کا نظام چل رہا ہے۔

ایمان بالرسل:

ایمان بالرسل کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے انبیاء ورسل بھیجے۔ حضرت محمد ﷺ اللہ کے آخری رسول ہیں، جن کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا۔ تمام انبیاء سچے اور اللہ کے برگزیدہ بندے تھے

ایمان بالملائکہ

ایمان بالملائکہ سے مراد فرشتوں کے وجود پر یقین رکھنا ہے۔ فرشتے نور سے پیدا کیے گئے، معصوم ہوتے ہیں اور اللہ کے احکامات کی مکمل اطاعت کرتے ہیں، جیسے

ایمان بالکتب کا مطلب اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لانا ہے۔ قرآنِ مجید اللہ کی آخری اور مکمل کتاب ہے، جو قیامت تک کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

ایمان بالآخرت : ایمان بالآخرت سے مراد مرنے کے بعد دوبارہ زندہ ہونے، حساب و کتاب، جنت اور جہنم پر یقین رکھنا ہے۔ انسان کو اس کے اعمال کے مطابق جزا یا سزا دی جائے گی۔16

عقائد کو مختصر مگر واضح انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ تاہم اس میں درج ذیل علمی کمی محسوس ہوتی ہے:

1. تشریحی و استدلالی انداز کم ہے۔ مثلاً صفحہ 28 سے 22 تک پانچوں عقائد کا ذکر ہے لیکن عقلی دلائل سے تمام صفحات خالی ہیں مثلاً توحید باری تعالیٰ پر ضود قرآن مجید میں عقلی دلائل موجود ہیں مثلاً" ﴿لَوْ كَانَ فِيهِمَا آلِهَةٌ إِلَّا اللَّهُ لَفَسَدَتَا﴾17 **اس آیت میں کہا گیا ہے کہ**

جب ایک نظام کامیابی سے چل رہا ہو تو اس کا منتظم بھی ایک ہی ہوتا ہے۔

2. عقائد کو جدید تقاضوں (سوشل میڈیا، سائنس، الحاد) کے تناظر میں مضبوط کرنے کی ضرورت ہے۔ سائنسی حوالے سے کوئی ایک بھی دلیل موجود نہیں ہے۔ جبکہ توحید باری کے اثبات پر سائنسی حوالے سے دلیل موجود ہے کہ "Every system needs an intelligent designer" جب ایک گھڑی یا موبائل خود نہیں بن سکتا تو یہ عظیم کائنات کیسے خود بن سکتی ہے؟18

3. فکری اعتراضات کے مختصر جوابات نصاب کو مضبوط بنا سکتے ہیں۔ مثلاً ایک اعترض بہت زیادہ ملحدین کی طرف سے کیا جاتا ہے کہ اعتراض: اگر اللہ ایک ہے تو نظر کیوں نہیں آتا؟

اللہ تعالیٰ مادی وجود نہیں رکھتا، اس لیے انسانی آنکھوں سے نظر نہیں آتا، مگر اس کی ذات اور صفات کے آثار پوری کائنات میں واضح ہیں۔ لَاتُدْرِكُهُ الْأَبْصَارُ وَهُوَيُدْرِكُ الْأَبْصَار19 آنکھیں اسے پا نہیں سکتیں، اور وہ سب آنکھوں کو پالیتا ہے۔

یہ آیت توحید کو عقلی بنیاد فراہم کرتی ہے کہ اللہ حسی حدود سے ماوراء ہے۔

بین الاقوامی اسلامی نصابات) مثلاً (Malaysia, Turkey میں عقائد کو Faith-based reasoning کے ساتھ پیش کیا جاتا ہے، جو ہمارے نصاب میں کمزور ہے[20]

عملی عبادات کا تجزیہ

نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج، قربانی

نصاب میں ان عبادات کے بنیادی احکام مناسب انداز میں موجود ہیں۔ مثبت پہلو:

- عملی مثالوں کے ساتھ وضاحت موجود ہے مثلاً" نماز کی اہمیت پر آیت و حدیث موجود ہے اس کے ساتھ ہی شرائط نماز اور باجماعت نماز کی فضلیت درج ہے جبکہ آخر میں فوائد و ثمرات بھی درج ہیں"[21]
- عبادات کے حکمت آمیز پہلو بھی موجود ہیں مثلاً" نماز، روزہ، زکوۃ اور حج۔ عبادات انسان کو اللہ کے قریب کرتی ہیں اور انسان کی زندگی کو نظم و ضبط عطا کرتی ہیں۔"[22] انفرادی و اجتماعی نماز کی بے شمار حکمتیں ہیں جو قرآن مجید میں ذکر کی گئی ہیں مثلاً دن میں پانچ مرتبہ نماز وقت کی پابندی اور ڈسپلن پیدا کرتی ہے۔ بار بار قیام، رکوع

اور سجدہ انسان کو غرور سے توڑ کر عاجزی سکھاتا ہے۔ نماز کا تسلسل انسان میں Self-Check Mechanism پیدا کرتا ہے، جس سے وہ گناہوں سے بچنے کی کوشش کرتا ہے۔ جماعت کی نماز سماجی مساوات اور اجتماعی شعور کو مضبوط کرتی ہے۔ إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ[23]

- اسی طرح روزہ کی بھی بے شمار حکمتیں موجود ہیں جو آج کی جدید میڈیکل سائنس بھی ذکر کرتی ہے مثلا روزہ انسان کو خواہشات پر کنٹرول سکھاتا ہے، جو کامیاب شخصیت کی بنیاد ہے۔ وقتی بھوک پیاس سے گزر کر انسان احساسِ محرومی کو سمجھتا ہے۔ روزہ انسان میں صبر، برداشت اور قوتِ ارادہ پیدا کرتا ہے۔ یہ عبادت انسان کو یہ شعور دیتی ہے کہ وہ صرف جسم نہیں بلکہ اخلاقی وجود بھی رکھتا ہے۔

"لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ "[24]شاید کہ تم ڈرو۔

اسی طریق پر زکوۃ کی بھی بے شمار حکمتیں ہیں مثلا زکوۃ دولت کو منجمد ہونے سے روکتی اور گردش میں لاتی ہے۔ یہ عبادت خود غرضی کے رجحان کو کم کرتی ہے۔ زکوۃ سماج میں طبقاتی کشمکش اور حسد کو کم کرتی ہے۔ یہ احساس دلاتی ہے کہ مال پر ملکیت مطلق نہیں بلکہ امانت ہے۔" خُذْ مِنْ أَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيهِم بِهَا"[25] اے محبوب ان کے مال میں سے زکوۃ تحصیل (وصول) کرو جس سے تم انھیں ستھرا اور پاکیزہ کر دو اور ان کے حق میں دعائے خیر کرو۔ مثال کے طور پر زکوۃ کو صرف مالی عبادت کے طور پر بیان کیا گیا ہے، حالانکہ یہ ایک موثر سماجی فلاحی نظام بھی ہے جو طبقاتی فرق کو کم کرنے اور معاشرتی توازن قائم کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

- اسی نہج پر حج کی بھی بے شمار حکمتیں ذکر کی گئی ہیں مثال کے طور پر حج میں ایک ہی لباس انسان کو نسلی، معاشی اور سماجی فرق سے بلند کر دیتا ہے۔ مختلف زبانوں اور قوموں کے افراد کا اجتماع عالمی وحدت کا عملی مظاہرہ ہے۔ حج انسان کو زندگی کی عارضیت اور آخرت کی یاد دہانی کراتا ہے۔ یہ عبادت اجتماعیت، قربانی اور نظم کا اعلیٰ ترین عملی نمونہ ہے۔" لِّيَشْهَدُوْا مَنَافِعَ لَهُمْ وَ يَذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ فِيْٓ اَيَّامٍ مَّعْلُوْمٰتٍ عَلٰى مَا رَزَقَهُمْ مِّنْۢ بَهِيْمَةِ الْاَنْعَامِ-فَكُلُوْا مِنْهَا وَ اَطْعِمُوا الْبَآىٕسَ الْفَقِيْرَ"[26] تاکہ وہ اپنے فوائد پر حاضر ہو جائیں اور معلوم دنوں میں اللہ کے نام کو یاد کریں اس بات پر کہ اللہ نے انہیں بے زبان مویشیوں سے رزق دیا تو تم ان سے کھاؤ اور مصیبت زدہ محتاج کو کھلاؤ۔

تاہم معروضی طور پر:

1. عبادات کے سماجی اثرات (Social Impact) پر کم روشنی ڈالی گئی ہے۔ مثال کے طور پر نصاب میں عبادات کو زیادہ تر فرد کی روحانی اصلاح تک محدود رکھا گیا ہے، جبکہ ان کے سماجی اثرات (Social Impact)

جیسے معاشرتی نظم مثلاً پانچ وقت کی نماز معاشرے میں وقت کی پابندی اور نظم وضبط کو فروغ دیتی ہے۔ جماعت میں کھڑے ہو کر امیر و غریب، افسر و مزدور کا فرق ختم ہو جاتا ہے، جس سے سماجی مساوات پیدا ہوتی ہے۔ مسجد بطور سماجی ادارہ کام کرتی ہے جہاں مشاورت، خیر خواہی اور اصلاح ممکن ہوتی ہے۔ نماز انسان کو جھوٹ، دھوکے اور ظلم سے روکتی ہے، جس کا مثبت اثر پورے معاشرے پر پڑتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک محلہ جہاں لوگ باجماعت نماز کے عادی ہوں، وہاں جرائم کی شرح کم ہوتی ہے۔ لوگوں میں باہمی اعتماد زیادہ ذیادہ ہوتا ہے۔ باہمی تنازعات کا پرامن حل ممکن ہوتا ہے۔

- سماجی انصاف میں عبادات کے حوالے سے نماز انسان کو ظلم، ناانصافی اور حق تلفی سے روکتی ہے۔ صفوں میں برابری قانونی و سماجی مساوات کا شعور دیتی ہے۔ امام اور مقتدی کا رشتہ قیادت کی جواب دہی سکھاتا ہے۔ اگر ایک تاجر باقاعدہ نماز کا اہتمام کرے تو ناپ تول میں کمی نہیں کرتا ملازمین کے حقوق ادا کرتا ہے اسی طرح روزہ بھی سماجی انصاف کے حوالے سے اثرات مرتب کرتا ہے جیسے کہ روزہ طاقتور کو کمزور کی حالت کا احساس دلاتا ہے۔ صبر اور تحمل سماجی تشدد اور استحصال کو کم کرتا ہے۔ فطرانہ غربت کے فوری خاتمے کا عملی نظام ہے۔ رمضان المبارک میں مزدوروں کے اوقاتِ کار میں نرمی کا احساس جاگزیں ہوتا ہے۔ فطرانہ اور صدقات کی تقسیم میں سب سے پہلے اپنی فیکٹیروں میں کام کرنے والے مزدروں پر توجہ جاتی ہے یہ انصاف پر مبنی معاشرتی رویّے کی چند ایک مثالیں ہیں۔
- باہمی تعاون میں عبادات کو عقلی حوالے سے دیکھا جائے تو زکوٰۃ تعاون کو ذاتی جذبے سے نکال کر نظام بنا دیتی ہے۔ یہ معاشرے میں وسائل کی منصفانہ شراکت کو یقینی بناتی ہے۔ فرد اپنی خوشی سے نہیں بلکہ ذمہ داری سمجھ کر دیتا ہے۔ مثال کے طور پر تعلیمی وظائف، صحت کے فنڈز، چھوٹے کاروباری قرضے یہ منظم تعاون کی مثالیں ہیں۔ قرآن مجید برہان رشید بھی اسی طرف رہنمائی کرتا ہے کہ "وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ "[27]اور نیکی اور تقویٰ میں ایک دوسرے کی مدد کرو۔

اجتماعی ذمہ داری کے حوالے سے بھی عبادات کو عقلی دلائل کے حوالے سے سرے سے ذکر ہی نہیں کیا گیا ہے حالانکہ عبادات میں سے فقط ایک ہی رکن حج کی مثال لی جائے تو لاکھوں افراد ایک نظم میں رہ کر اجتماعی ذمہ داری نبھاتے ہیں۔ معمولی لاپرواہی بھی دوسروں کے لیے مسئلہ بن سکتی ہے۔ ہر حاجی دوسرے کی سہولت کا خیال رکھتاہے۔ مزید یہ کہ راستہ دینا، بیمار کی مدد، خدائی اور ملکی قوانین کی پاسداری کرنا، یہ سب حج کے دوران اجتماعی ذمہ داری کی تربیت ہے۔ یہ تماتر مثالیں اجتماعی نظم کے حوالے سے دی جاسکتی تھیں لیکن تمام تر ناپید ہیں۔ آیت قرآنی بھی داخل نصاب کی جاسکتی تھی کہ "وَلَا تَنَازَعُوا فَتَفْشَلُوا "[28] اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کروگے۔

2. نماز اور اخلاق کے تعلق (Moral Behaviour) کو مزید مضبوط کیا جاسکتا تھا۔ جیسے کہ اگرچہ نصاب میں نماز کو برائیوں سے روکنے والی عبادت کے طور پر ذکر کیا گیا ہے، لیکن نماز اور عملی اخلاق (Moral Behaviour) کے باہمی تعلق کو مزید وضاحت کے ساتھ بیان کیا جاسکتا تھا۔ قرآنِ مجید کے مطابق نماز کا اصل مقصد انسان کے کردار کو سنوارنا ہے، مگر نصاب میں اس پہلو کو عملی مثالوں اور سماجی تناظر کے ساتھ مربوط نہیں کیا گیا، جس سے طلبہ میں عبادت اور اخلاق کے عملی ربط کا شعور کمزور رہ جاتا ہے۔

3. حج اور قربانی کے ابراہیمی پس منظر کا مختصر ذکر نصاب کو تاریخی ربط دیتا۔[29] نصاب میں حج اور قربانی کی حکمت بیان کرتے ہوئے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسماعیلؑ کے تاریخی و فکری پس منظر کا ذکر نہایت مختصر ہے۔ اگر ابراہیمی روایت کو قدرے وضاحت کے ساتھ شامل کیا جاتا تو نہ صرف عبادات کا تاریخی تسلسل واضح ہوتا بلکہ طلبہ کو اطاعت والدین، ایثار اور قربانی جیسے اقدار کے فکری سرچشمے سے بھی آگاہی ملتی، جو اسلامی تہذیب کی بنیاد ہیں۔[30]

.5 سیرتِ نبوی ﷺ کے مواد کا جائزہ : نصاب کا سب سے مضبوط و جامع اور مؤثر حصہ سیرت ہے۔

مثبت پہلو:

- مدنی دور کے واقعات کا موضوعاتی انتخاب مثلاً صلح حدیبیہ کا پس منظر اور واقعات، 8ہجری 10 رمضان المبارک فتح مکہ، کعبۃ اللہ کی چابیاں حضرت عثمان بن طلحہ کے حوالے کرنا[31] یہ بہترین موضوعات تھے۔
- اخلاقی اور سماجی تربیت کا امتزاج اس میں ٹیکسٹ کتاب میں آپ ﷺ کے حالات زندگی میں بالخصوص سخاوت اور ایثار پر مکمل ایک سبق دیا گیا ہے[32] مزید موضوعات میں صلہ رحمی اور خواتین کے ساتھ حسن سلوک اور سب سے اہم آپ ﷺ کا انداز تربیت بہترین موضوعات ہیں۔
- طلبہ میں جذباتی وابستگی اور عملی شوق پیدا کرنا یہ پہلو بھی بہت احسن انداز سے کتاب میں موجود ہے مثلاً آپ ﷺ کے بچپن اور جوانی کے واقعات کو بہت جذباتی انداز میں بیان کیا گیا ہے جو کہ قاری کی بھرپور توجہ اپنی طرف راغب کرلیتا ہے[33]

محاکمانہ پہلو:

1. مکی دور کا مواد بہت کم ہے، حالانکہ مکی دور character formation کا بنیادی مرحلہ ہے۔ مکی دور کی اہمیت سمجھے بغیر مدنی زندگانی کا تصور مشکل ہو جاتا ہے سن 611 عیسوی میں اعلان نبوت کے بعد پھر جس طرح صبر واستقامت کا درس دیا گیا ہے وہ تحریر میں آنا مشکل ہے کتاب میں فقط بری باتوں سے اجتناب اخلاق حسنہ اور زیادہ تر مدنی زندگی کے احوال بالتفصیل ذکر کئے گئے ہیں[34]

2. ریاستِ مدینہ اور اسلامی ریاست کے اصولوں کو مثالوں کے ساتھ شامل کرنا ضروری تھا۔ اس حوالے سے کتاب میں فقط فتح مکہ، غزوہ حنین کا ذکر کیا گیا ہے جبکہ اس کے برعکس مدنی دور ہی عروج اسلام کی طرف پہلا قدم تھا جس کا مفصل ذکر علامہ شبلی نعمانی نے اپنی شہرہ آفاق کتاب سیرۃ النبی ﷺ میں ظہور قدسی عنوان کے تحت بیحد شاندار گفتگو کی ہے جو کہ اہل علم کے لئے بہترین کتاب ہے[35]

3. نبی ﷺ کی قیادت (Prophetic Leadership) پر ایک علیحدہ یونٹ نصاب کو عالمی معیار تک لے جاتا۔[36]

اخلاقیات (Ethics) کا تنقیدی جائزہ

نصاب میں شامل اخلاقی موضوعات:

شکر

شکر کا مطلب اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو پہچاننا اور زبان، دل اور عمل سے اس کا اعتراف کرنا ہے۔ قرآنِ مجید میں اللہ تعالیٰ نے شکر گزار بندوں کی تعریف فرمائی ہے اور وعدہ کیا ہے کہ شکر کرنے سے نعمتوں میں اضافہ ہوتا ہے۔ ایک مسلمان پر لازم ہے کہ خوشحالی اور آزمائش دونوں حالتوں میں اللہ کا شکر ادا کرے۔ شکر انسان میں عاجزی اور اطاعت پیدا کرتا ہے۔

صبر

صبر کا مفہوم مشکلات، مصیبتوں اور آزمائشوں میں ثابت قدم رہنا ہے۔ قرآنِ کریم میں صبر کرنے والوں کو اللہ کی خاص معیت کی بشارت دی گئی ہے۔ صبر انسان کو گھبراہٹ، مایوسی اور غلط فیصلوں سے بچاتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کے مطابق صبر ایمان کا اہم حصہ ہے اور کامیابی کا ذریعہ بنتا ہے۔

قناعت

قناعت سے مراد اللہ کی دی ہوئی روزی پر راضی رہنا ہے۔ اسلام میں قناعت کو دل کی دولت قرار دیا گیا ہے۔ قناعت انسان کو لالچ، حسد اور بے سکونی سے محفوظ رکھتی ہے۔ جو شخص قناعت اختیار کرتا ہے وہ کم وسائل میں بھی خوش اور مطمئن زندگی گزارتا ہے۔

امانت: امانت کا مطلب کسی کے حق یا چیز کی حفاظت اور اسے صحیح وقت پر ادا کرنا ہے۔ قرآن و سنت میں امانت کی بڑی اہمیت بیان کی گئی ہے۔ نبی کریم ﷺ نے امانت داری کو مومن کی علامت قرار دیا ہے۔ امانت میں خیانت معاشرتی بگاڑ اور بداعتمادی کا سبب بنتی ہے۔

دیانت

دیانت کا مفہوم ہر معاملے میں سچائی اور انصاف اختیار کرنا ہے۔ دیانت دار شخص اپنی ذمہ داریاں ایمانداری سے ادا کرتا ہے۔ اسلام دیانت کو اخلاقِ حسنہ میں شمار کرتا ہے۔ فرد اور معاشرے کی اصلاح کے لیے دیانت کا ہونا بے حد ضروری ہے۔

تکبر، حسد اور جھوٹ سے اجتناب

تکبر، حسد اور جھوٹ اخلاقی برائیاں ہیں جن سے اسلام نے سختی سے منع کیا ہے۔ تکبر انسان کو حق قبول کرنے سے روکتا ہے، حسد دل کی پاکیزگی کو ختم کرتا ہے اور جھوٹ اعتماد کو مجروح کرتا ہے۔ ایک اچھا مسلمان ان برائیوں سے بچ کر عاجزی، اخلاص اور سچائی کو اختیار کرتا ہے۔[37]

تنقیحی پہلو:

1. اخلاق کی نفسیاتی بنیاد (Psychology of Morality) شامل نہیں کی گئی۔ اخلاق کی نفسیاتی بنیاد (Psychology of Morality) کا فقدانصاب میں اخلاقی اقدار کو زیادہ تر واعظانہ اور نصیحتی انداز میں پیش کیا گیا ہے، جبکہ اخلاق کی نفسیاتی بنیاد (جیسے نیت، محرک، ضمیر، عادت سازی اور جذباتی تشکیل) کو شامل نہیں کیا گیا۔ جدید تعلیمی و نفسیاتی تحقیق کے مطابق اخلاق محض معلومات نہیں بلکہ داخلی شعور (Moral Consciousness) اور نفسی ارتقا کا نتیجہ ہوتا ہے۔ اسلامی تعلیمات میں نیت، قلب، تزکیۂ نفس اور مجاہدۂ نفس جیسے تصورات اخلاق کی نفسیاتی بنیاد فراہم کرتے ہیں، مگر نصاب میں ان کی سائنسی و تحلیلی توضیح شامل نہیں۔

مثال: مثلاً سچ بولنے کو ایک حکم کے طور پر پڑھایا جاتا ہے، لیکن یہ نہیں بتایا جاتا کہ جھوٹ بولنے کے پیچھے خوف، احساسِ کمتری یا سماجی دباؤ کیسے کام کرتا ہے؟ سچ بولنے کی عادت کس طرح نفسیاتی تربیت سے پیدا کی جاسکتی ہے؟[38]

2- کردار سازی (Character Building) کے جدید اصول شامل کیے جاتے تو اثر زیادہ ہوتا۔ نصاب میں کردار سازی کو محض اخلاقی موضوعات کی فہرست تک محدود رکھا گیا ہے، جبکہ جدید تعلیمی نظریات کے مطابق کردار سازی ایک مسلسل، عملی اور سماجی عمل ہے۔ جدید اصول جیسے Habit ، Role Modelling Formation، Reflective Practice، Self-regulation اگر اسلامی تناظر میں شامل کیے جاتے تو نصاب زیادہ مؤثر ہوتا۔ سیرتِ نبوی ﷺ کردار سازی کا بہترین عملی ماڈل فراہم کرتی ہے، مگر اسے تعلیمی نفسیات کے اصولوں سے جوڑ کر پیش نہیں کیا گیا۔ مثلاً امانت داری: نصاب میں تعریف موجود ہے[39] لیکن یہ نہیں بتایا گیا کہ طالب علم روزمرہ زندگی (امتحان، گروپ ورک، مالی معاملات) میں امانت داری کی عادت کیسے اپنائے۔

3- اخلاقی تربیت کے لیے "case studies" شامل کرنا مفید تھا۔ جدید تدریسی تحقیق کے مطابق Case Studies اخلاقی تعلیم میں نہایت مؤثر ذریعہ ہیں کیونکہ یہ طلبہ کو:

تجزیہ (Analysis) فیصلہ سازی (Decision Making) اخلاقی استدلال (Moral Reasoning)

کی عملی مشق فراہم کرتی ہیں۔ اسلامی تاریخ، سیرتِ نبوی ﷺ اور صحابہؓ کی زندگی ایسی بے شمار عملی مثالوں سے بھرپور ہے، مگر نصاب میں انہیں مسئلہ–حل (Problem–Solution) انداز میں شامل نہیں کیا گیا۔ کیس: ایک طالب علم کے پاس امتحان میں نقل کا موقع ہے، کوئی دیکھنے والا نہیں۔

دیانت کا تقاضا کیا ہے؟ وقتی فائدہ اور طویل اخلاقی نقصان میں کیا فرق ہے؟ اسلامی تعلیمات اس صورت میں کیا رہنمائی دیتی ہیں؟

بین الاقوامی ماہرین اخلاقیات کے مطابق بچوں کو اخلاق سکھانے کے لیے عملی مثالیں (Moral Dilemmas) سب سے مؤثر طریقہ ہیں۔[40]

معاشرتی مواد کا تجزیہ

باب پنجم "حسنِ معاملات و معاشرت" اپنے اندر معاشرتی تربیت کا بہت بڑا حصہ رکھتا ہے۔

مثبت پہلو:

حقوق العباد

نصاب میں حقوق العباد کو نمایاں طور پر شامل کرنا ایک اہم مثبت پہلو ہے، کیونکہ یہ اسلامی اخلاق کو محض فرد تک محدود نہیں رکھتا بلکہ سماجی ذمہ داری کے شعور کو فروغ دیتا ہے۔ انسانی جان، مال اور عزت کے احترام پر زور دے کر طلبہ میں عدل، ہمدردی اور سماجی توازن کی تربیت دی گئی ہے، جو ایک صحت مند معاشرے کی تشکیل کے لیے ناگزیر ہے۔[41]

پڑوسیوں کے حقوق: پڑوسیوں کے حقوق کی تعلیم نصاب کو عملی اور معاشرتی زندگی سے جوڑتی ہے۔ اس موضوع کے ذریعے طلبہ کو باہمی احترام، تعاون اور رواداری کا شعور ملتا ہے۔ اسلامی تعلیمات کی روشنی میں پڑوسیوں کے ساتھ حسنِ سلوک کو ایمان کا حصہ قرار دینا اخلاقی تربیت کو مضبوط بناتا ہے۔[42]

گواہی اور قسم

گواہی اور قسم کے موضوع کو شامل کرنا عدالتی اور معاشرتی انصاف کے فروغ میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اس سے طلبہ میں سچائی، دیانت اور ذمہ داری کا احساس پیدا ہوتا ہے۔ یہ موضوع جھوٹ، دھوکہ دہی اور ناانصافی جیسے سماجی امراض کے تدارک میں مؤثر ثابت ہوتا ہے۔[43]

سود کی حرمت

سود کی حرمت کا بیان اسلامی معاشی نظام کی بنیادی اقدار کو واضح کرتا ہے۔ نصاب اس کے ذریعے طلبہ کو استحصال سے پاک، منصفانہ اور ہمدردانہ معاشی ڈھانچے سے روشناس کراتا ہے۔ یہ موضوع معاشی عدل اور سماجی مساوات کے شعور کو فروغ دیتا ہے۔[44]

اسلامی ریاست کا تعارف

اسلامی ریاست کے تصور کی شمولیت نصاب کو نظریاتی اور فکری گہرائی عطا کرتی ہے۔ اس کے ذریعے طلبہ کو عدل، قانون کی بالادستی، مشاورت اور فلاحی ریاست جیسے اسلامی اصولوں کا تعارف حاصل ہوتا ہے، جو ایک ذمہ دار شہری کی تشکیل میں معاون ثابت ہوتا ہے۔[45]

استدلالی پہلو:

1. نصاب میں ڈیجیٹل شہریت، سوشل میڈیا اخلاقیات، آن لائن جھوٹ، کردار کشی، پرائیویسی اور سائبر بددیانتی جیسے جدید سماجی مسائل شامل نہیں، حالانکہ یہ مسائل طلبہ کی روزمرہ زندگی کا حصہ بن چکے ہیں۔ اسلامی تعلیمات میں ابلاغ، خبر کی تحقیق، اور نجی زندگی کے احترام سے متعلق واضح رہنمائی موجود ہے، جنہیں ڈیجیٹل تناظر میں پیش کیا جا سکتا تھا۔ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِن جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا[46] ایک دوسری آیت اسی حوالے سے جو درج کی جاسکتی تھی وہ یہ بھی ہو سکتی تھی" وَلَا تَجَسَّسُوا "[47]

2. سود کے معاشی اثرات کا جدید تناظر کمزور ہے۔ اس میں مزید کچھ اور آیات بھی شامل ہو سکتی ہیں مثلاً سود کی حرمت کو فقہی و اخلاقی سطح پر تو بیان کیا گیا ہے، مگر اس کے جدید معاشی اثرات —جیسے مالی استحصال، قرض کا جال، اور طبقاتی تفاوت— پر خاطر خواہ بحث نہیں کی گئی۔ اگر قرآنی نصوص کو جدید معاشی مثالوں سے جوڑا جاتا تو موضوع زیادہ قابلِ فہم اور مؤثر ہوتا۔ يَمْحَقُ اللَّهُ الرِّبَا وَيُرْبِي الصَّدَقَاتِ [48]

اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اسی طرح ایک اور مقام پر ذکر ہوا کہ "فَأْذَنُوا بِحَرْبٍ مِّنَ اللَّهِ وَرَسُولِهِ"[49] پھر اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو اللہ اور اللہ کے رسول کی طرف سے لڑائی کا یقین کرلو۔ان آیات کو بھی اگر داخل نصاب کر دیا جائے کہ مزید بہتر نتائج ہو سکتے ہیں۔

3. جہاد کے موضوع میں غلط فہمیوں کے ازالے کے لیے اضافی وضاحت ضروری تھی اس عنوان پر بھی مزید ایک اور آیت بہترین آیت کو بھی شامل کر دیا جاتا تو بہتر ہوتا مثلا جہاد کے موضوع میں تاریخی، اخلاقی اور دفاعی پہلوؤں کی وضاحت محدود ہے، جس کی وجہ سے غلط فہمیاں جنم لے سکتی ہیں۔ اگر جہاد کے اصول، حدود اور اخلاقی قیود کو واضح آیات و احادیث کے ساتھ بیان کیا جاتا تو اعتدال پسند اور علمی فہم پیدا ہو سکتی تھی۔

"وَقَاتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوا"[50]

اور اللہ کی راہ میں لڑو ان سے جو تم سے لڑتے ہیں اور حد سے نہ بڑھو.

سوانحی مواد (Biographical Content) کا تجزیہ

اہل بیت، صحابہ، صوفیہ اور علماء کے حالات زندگی اس نصاب کی خاص اور مثبت خوبی ہیں۔ یہ مواد طلبہ میں

جذباتی وابستگی

اہلِ بیت، صحابہ کرامؓ، صوفیہ اور علماء کے حالاتِ زندگی طلبہ کے دلوں میں دین کے ساتھ گہری جذباتی وابستگی پیدا کرتے ہیں۔ ان مقدس شخصیات کی قربانیاں، اخلاص اور سادگی طلبہ کو متاثر کرتی ہیں اور وہ اسلام کو ایک زندہ اور قابلِ تقلید دین کے طور پر محسوس کرتے ہیں۔ یہ جذباتی تعلق دینی اقدار کو قبول کرنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔[51]

دینی شعور

ان عظیم شخصیات کی سیرت و خدمات کے مطالعے سے طلبہ میں دینی شعور بیدار ہوتا ہے۔ انہیں اسلام کے بنیادی عقائد، اخلاقی اصول اور عملی احکام کو سمجھنے کا موقع ملتا ہے۔ یہ شعور طلبہ کو محض معلومات تک محدود نہیں رکھتا بلکہ انہیں دین پر عمل کی طرف مائل کرتا ہے۔[52]

تاریخی تسلسل

اہلِ بیت، صحابہ، صوفیہ اور علماء کے حالاتِ زندگی اسلامی تاریخ کے تسلسل کو واضح کرتے ہیں۔ طلبہ یہ سمجھ پاتے ہیں کہ دینِ اسلام کس طرح مختلف ادوار میں زندہ رہا اور ہر دور میں اہلِ حق نے اس کی حفاظت اور اشاعت میں کردار ادا کیا۔ اس سے طلبہ میں تاریخی شعور اور فکری پختگی پیدا ہوتی ہے۔[53]

عملی نمونہ

یہ شخصیات طلبہ کے لیے عملی نمونہ فراہم کرتی ہیں۔ ان کی زندگیاں عبادات، اخلاق، معاملات اور سماجی ذمہ داریوں میں رہنمائی دیتی ہیں۔ طلبہ ان نمونوں کی روشنی میں اپنی ذاتی اور اجتماعی زندگی کو بہتر بنانے کی کوشش کرتے ہیں، جو نصاب کا ایک اہم تربیتی مقصد ہے۔[54]

جائزہ جاتی پہلو:

1. خواتین صحابیات اور علماء کی تعداد کم ہے۔ نصاب میں خواتین صحابیات اور خواتین علماء کی مثالیں محدود ہیں، حالانکہ اسلامی تاریخ میں خواتین نے علم، دعوت، فقہ اور اخلاقی تربیت میں نمایاں کردار ادا کیا۔ اگر ان کے حالاتِ زندگی کو زیادہ نمایاں کیا جاتا تو طالبات میں اعتماد اور طلبہ میں صنفی توازن کا شعور پیدا ہوتا۔ "إِنَّ الْمُسْلِمِينَ وَالْمُسْلِمَاتِ... أَعَدَّ اللَّهُ لَهُم مَّغْفِرَةً وَأَجْرًا"[55] بے شک مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں۔۔۔ان سب کے لیے اللہ نے بخشش اور بڑا ثواب تیار کر رکھا ہے۔ اس آیت مبارکہ کو شامل کرنے سے حقوق نسواں یا پھر برابری کے حقوق کی بات کرنے والوں پر نقد کیا جا سکتا تھا۔ اس عنوان کے تحت مزید ایک اور آیت "وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ"[56] اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتیں ایک دوسرے کے رفیق ہیں
2. اسلامی سائنس دانوں کا تعارف بھی ہونا چاہیے تھا۔ نصاب میں اسلامی سائنس دانوں (مثلاً ابن الہیثم، البیرونی، ابن سینا) کا تعارف شامل نہیں، حالانکہ ان کا علمی کردار دین اور عقل کے امتزاج کی عملی مثال ہے۔ اس سے طلبہ میں یہ تاثر مضبوط ہو سکتا تھا کہ اسلام علم و تحقیق کا داعی ہے اسی حوالے سے آیت مبارکہ ہے کہ "قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِينَ يَعْلَمُونَ وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ "[57] تم فرماؤ: کیا علم والے اور بے علم برابر ہیں؟
3. سوانح کو نصابی سرگرمیوں سے نہیں جوڑا گیا۔ جن اصحاب یا آئمہ اہل بیت یا پھر صحابیات کا ذکر کیا گیا ہے سوانحِ حیات کو محض مطالعہ تک محدود رکھا گیا ہے، جبکہ جدید تعلیمی اصولوں کے مطابق انہیں سرگرمیوں، مباحث اور عملی اطلاق سے جوڑنا ضروری ہے۔ اگر سوانح کو عملی مشقوں سے مربوط کیا جاتا تو اخلاقی تربیت زیادہ مؤثر ہو سکتی تھی۔ اسی حوالے یہ اگر اس آیت کو بھی شامل کر دیا جاتا تو

مزید بھی بہتر ہو سکتا تھا۔ "لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ"[58] بے شک تمہیں رسول اللہ کی پیروی بہتر ہے

عصری تقاضوں سے ہم آہنگی

آخری باب عصرِ حاضر کے موضوعات پر مشتمل ہے، لیکن:

مثبت پہلو:

.1 خود اعتمادی و خود انحصاری

اسلامی تعلیمات میں خود اعتمادی و خود انحصاری نوجوانوں میں اپنے فیصلوں، صلاحیتوں اور استعداد پر اعتماد پیدا کرتی ہیں۔ نصاب میں اس کی شمولیت طلبہ کو مشکلات کا مقابلہ کرنے، ذمہ دارانہ فیصلے کرنے اور عملی زندگی میں مثبت کردار ادا کرنے کی تربیت دیتی ہے۔ یہ عصری تقاضوں کے مطابق ایک مضبوط اور خود مختار شخصیت کی تشکیل کا بنیادی عنصر ہے۔

.2 اسلام میں مستقبل کی منصوبہ بندی

مستقبل کی منصوبہ بندی اسلامی تعلیمات کا ایک اہم پہلو ہے، جس میں تدبر، حکمت اور پیش بینی کو اجاگر کیا گیا ہے۔ نصاب میں اس موضوع کا شامل ہونا طلبہ میں وقت کی پابندی، اہداف کے تعین اور عملی نظم و ضبط کی فہم پیدا کرتا ہے، تاکہ وہ اپنے ذاتی، تعلیمی اور معاشرتی مقاصد کو منظم انداز میں حاصل کر سکیں۔

.3 جسمانی و ذہنی صحت اور جسمانی ریاضت

اسلامی نصاب میں جسمانی و ذہنی صحت اور جسمانی ریاضت کو اہمیت دی گئی ہے، کیونکہ ایک صحت مند جسم اور متوازن ذہن ہی فعال اور نتیجہ خیز زندگی کے لیے ضروری ہیں۔ اس کے ذریعے طلبہ میں اعتدال پسند طرزِ زندگی، ورزش، صفائی اور خوراک کے بارے میں شعور پیدا ہوتا ہے، جو عصری معاشرت میں شخصیت کی مضبوطی اور سماجی کارکردگی کے لیے لازمی ہے۔

.4 تہذیبِ اسلامی کے امتیازات

تہذیبِ اسلامی کے امتیازات نصاب میں طلبہ کو اخلاقی، سماجی اور ثقافتی اقدار کے مطابق زندگی گزارنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ یہ پہلو نوجوانوں میں باہمی تعاون، احترام، اجتماعی ذمہ داری اور معاشرتی ہم آہنگی کا شعور فروغ دیتا ہے، تاکہ وہ ایک منظم، مثبت اور بااخلاق معاشرے کا فعال حصہ بن سکیں۔[59]

تنقیحی پہلو:

1. سوشل میڈیا، ٹیکنالوجی، گلوبلائزیشن جیسے جدید موضوعات شامل نہیں۔ نصابی مواد میں سوشل میڈیا، ٹیکنالوجی اور گلوبلائزیشن جیسے موضوعات شامل نہیں، جبکہ یہ نوجوانوں کی زندگی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ اس کی وجہ سے طلبہ کو عصرِ حاضر کے عملی چیلنجز اور سماجی تبدیلیوں سے آگاہی محدود رہ جاتی ہے۔ نوجوان ہر روز آن لائن دنیا میں داخل ہوتے ہیں؛ ان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اسلامی اقدار کے مطابق اس ٹیکنالوجی کا استعمال سیکھیں۔ اسلام میں تعلیم و علم کو ہمیشہ معاشرتی اور عملی ربط کے ساتھ سمجھنے پر زور دیا گیا ہے۔ جیسے قرآن میں ارشاد

ہے "وَقُل رَّبِّ زِدْنِي عِلْمًا "[60] علم میں اضافہ صرف مذہبی معلومات تک محدود نہیں بلکہ عصری اور عملی علم تک بھی تعلق رکھتا ہے۔ اسلام اور جدید علم کا تعلق کمزور ہے۔ نوجوانوں کے موجودہ چیلنجز (identity crisis, depression) شامل ہونے چاہیے تھے۔[61]

مجموعی تنقیدی جائزہ (Summary of Critical Findings)

1. مواد جامع، مگر کئی جگہ سادہ ہے—گہرائی کم ہے۔
2. سیرت، اخلاق اور معاشرتی حصے مضبوط ہیں۔
3. عقلی و نقلی اور سائنسی دلائل کی بہت کمی ہے۔
4. عقائد اور تدوینی مباحث میں سائنسی گہرائی کم ہے۔
5. جدید دور کے مسائل کی شمولیت ناکافی ہے۔
6. نصاب میں تربیتی مقاصد مضبوط ہیں، مگر علمی پہلو مزید بہتر ہو سکتے ہیں۔
7. سوانحی مواد مثبت ہے لیکن غیر متوازن (gender & fields) ہے۔
8. بین الاقوامی نصابی معیار کے مطابق critical thinking کا عنصر کمزور ہے۔

نتائج بحث:

نویں جماعت کے اسلامیات لازمی کے نصاب کے تحقیقی و تنقیدی جائزے سے درج ذیل اہم نتائج سامنے آئے ہیں:

موضوعاتی اور ساختی مضبوطی

- نصاب کی ساخت منطقی، تدریجی اور تربیتی اصولوں کے مطابق ہے۔
- قرآن و حدیث سے آغاز، پھر ایمانیات، عبادات، سیرت، اخلاق، معاشرت اور عصرِ حاضر—یہ ترتیب جدید نصاب سازی کے سٹرکچرل اصولوں سے ہم آہنگ ہے۔
- سیرت النبی ﷺ کو مرکزیت دینا نصاب کا سب سے مضبوط پہلو ہے۔

مواد کی جامعیت مگر علمی گہرائی کی کمی

- مواد مجموعی طور پر جامع ہے، لیکن علمی و استدلالی گہرائی کئی مقامات پر کم نظر آتی ہے—خاص طور پر عقائد اور تدوینِ حدیث کے مباحث میں۔

اخلاقی و سماجی تربیت کی کامیاب ترتیب

- اخلاقیات، معاشرت، حقوق العباد اور کردار سازی کے موضوعات نسبتاً بہتر، جامع اور عصری تربیت سے قریب تر ہیں۔
- سیرت سے اخلاق اور پھر معاشرت کی ترتیب ایک جامع Character Education Model تشکیل دیتی ہے۔

سوانحی مواد کا مثبت مگر غیر متوازن انتخاب

- اہل بیت، صحابہ، صوفیہ اور علماء کے حالاتِ زندگی شامل کرنا نصاب کی مضبوطی ہے، مگر:
- خواتین شخصیات کی تعداد کم ہے،
- سائنس دانوں اور مفکرین کے متوازن تعارف کی کمی ہے۔

عصرِ حاضر کے چیلنجز سے جزوی مطابقت

- جدید موضوعات جیسے خود اعتمادی، منصوبہ بندی اور صحت نمایاں مثبت پہلو ہیں۔
- مگر سوشل میڈیا، سائنس، گلوبلائزیشن، ذہنی صحت اور نوجوانوں کے حقیقی چیلنجز کا ذکر ناکافی ہے۔

تنقیدی سوچ (Critical Thinking) کی کمی

- مواد زیادہ تر معلوماتی (Informative) ہے، تنقیدی (Analytical) کم ہے۔
- International standards کے مطابق "Thinking Skills" شامل ہونے چاہئیں۔

مذہبی شناخت (Religious Identity Formation) کا مضبوط پہلو

- نصاب اسلامی تشخص (Islamic Identity) کی تعمیر میں معاون ہے۔
- قرآن و سیرت کی شمولیت سے طلبہ میں مضبوط دینی وابستگی پیدا ہوتی ہے۔

.سفارشات (Recommendations)

علمی گہرائی میں اضافہ

- ایمانیات، توحید، رسالت اور آخرت جیسے موضوعات میں استدلالی طرزِ بیان شامل کیا جائے۔
- تدوینِ حدیث اور اصولِ حدیث کو مختصر مثالوں کے ساتھ بہتر بنایا جائے۔

جدید دور کے تقاضوں کی بھرپور شمولیت

- نصاب میں شامل کیا جائے:
- سوشل میڈیا کا اخلاقی استعمال
- اسلام اور جدید سائنس
- نوجوانوں کے مسائل (identity crisis, anxiety)

- Artificial Intelligence & Islamic Ethics

سیرت النبی ﷺ کا حصہ مزید مضبوط کیا جائے

- قیادتِ نبوی (Prophetic Leadership) پر علیحدہ یونٹ شامل کیا جائے۔
- ریاستِ مدینہ اور اس کے اصول کو جدید حکمرانی کے تناظر میں شامل کیا جائے۔

اخلاقی تربیت کو عملی شکل دی جائے

- اخلاقی تربیت کے لیے "Case Studies" اور "Moral Dilemmas" شامل کیے جائیں۔
- طلبہ کو عملی سرگرمیوں کے ذریعے کردار سازی کے عمل میں شریک کیا جائے۔

سوانحی حصے میں توازن

- خواتین صحابیات، تابعیات اور مسلم سائنس دانوں کے حالات زندگی شامل کیے جائیں۔
- امت کے علمی ورثے کو جامع انداز میں پیش کیا جائے۔
- 2.6 Critical & Analytical Thinking کی شمولیت
- ہر باب کے آخر میں "Thinking Questions" اور "Application-Based Tasks" شامل کیے جائیں۔
- Comparative Analysis (مثلاً: "اسلامی اخلاقیات بمقابلہ جدید اخلاقیات") جیسے سوالات شامل کیے جائیں۔

تدریسی اساتذہ کی تربیت

- نصاب کے بہتر نفاذ کے لیے Islamic Pedagogy پر استاد کی تربیت ناگزیر ہے۔
- Seerah-Based Pedagogy، Project-Based Learning اور Values Education کے ماڈیولز شامل کیے جائیں۔

حواشی:

[1](IslamiyatCurriculum–GradeIX",2024)
https://ncc.gov.pk/SiteImage/Misc/files/Islamiyat%20%20Curriculum%20Guidelines2022.pdf

[2]اسلامیات لازمی، برائے جماعت نہم، یکساں قومی نصاب 2022ء، پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور ص:04

[3]اسلامیات لازمی، برائے جماعت نہم، ص:05

[4] Ornstein & Hunkins, Curriculum Design Principles, 2018)

[5] Islamic Pedagogy, Cambridge Muslim College, 2016)

[6] Peterson & Seligman, Character Strengths & Virtues, 2004)

[7]اسلامیات لازمی، برائے جماعت نہم، ص:01

[8]سورہ الحجر:09

[9]اسلامیات لازمی، برائے جماعت نہم، ص:04

[10]سورہ النساء:80

[11]اسلامیات لازمی، برائے جماعت نہم، ص:02

[12]عثمانی، مفتی تقی، علوم القرآن، مکتبہ دار لعلوم، کراچی، 1415ھ، ص98

[13]اسلامیات لازمی، برائے جماعت نہم، ص:10

[14]بخاری، محمد بن اسمعیل، الجامع الصحیح، کتاب التوحید، باب إن للہ مائۃ اسم إلا واحدا، 6/2691

[15]اسلامیات لازمی، برائے جماعت دہم، ص:03

[16]اسلامیات لازمی، برائے جماعت نہم، ص:08

[17]سورۃ الانبیاء:22

[18]Stephen C. Meyer, Signature in the Cell: DNA and the Evidence for Intelligent Design (New York: Harper One, 2009), 111–115.

[19]الأنعام:103

[20]. Halstead, Teaching Islam in Contemporary World, 2018)

[21]اسلامیات لازمی، برائے جماعت نہم، ص:30

[22]اسلامیات لازمی، برائے جماعت نہم، ص:39

[23]العنکبوت:45

[24]البقرۃ:183

[25]التوبہ:103

[26]الحج:28

[27] المائدہ:2

[28] الأنفال:46

[29] Esposito, Islam and Ritual Practice, 2013)

[30] Dr. Hafiz Muhammad Ishaq, "Welfare Initiatives of the Prophetic Era and their Social Impact," Anwar-al-Sirah 2, no. 2 (2024): 51–63

[31] اسلامیات لازمی، برائے جماعت نہم، ص:42

[32] ایضا:ص:67

[33] ایضا:ص:60

[34] ایضا:ص:85

[35] نعمانی، علامہ شبلی، سیرۃ النبی ﷺ، مکتبہ اسلامیہ انارکلی، لاہور اکتوبر 2012ء ص:134

[36] Ramadan, Tariq. The Messenger: The Meanings of the Life of Muhammad, 2007)

[37] اسلامیات لازمی، برائے جماعت نہم، ص:89

[38] قاسمی، پیر سائیں غلام رسول، اسلام اور نفسیات، رحمۃ اللعالمین پبلیکیشنز، بشیر کالونی سرگودھا، ص:07

[39] اسلامیات لازمی، برائے جماعت نہم، ص:98

[40] Lickona, Educating for Character, 2009)

[41] اسلامیات لازمی، برائے جماعت نہم،:100

[42] ایضا:102

[43] ایضا:ص:97

[44] ایضا:ص:103

[45] ایضا:ص:106

[46] الحجرات 49:6

[47] الحجرات 49:12

[48] البقرہ 2:276

[49] البقرہ 2:279

[50] البقرہ 2:190

[51] اسلامیات لازمی، برائے جماعت نہم، ص:116

[52] ایضا:ص:124

[53] اسلامیات لازمی، برائے جماعت نہم، ص:132

[54] ایضا: ص:135

[55] الأحزاب 33:35

[56] التوبة 9:71

[57] الزمر 39:9

[58] الأحزاب 33:21

[59] اسلامیات لازمی، برائے جماعت نہم، ص:135

[60] طہ:114

[61] Halstead, Islamic Values & Modern Challenges, 2018)